Negotiations 5:2 (Dec 2025) pp. 229-241 **ISSN: 2789-293X**

کمپیوٹر کے زیرِ اثر اردو املا کی تبدیلیاں

Changes of Urdu Spelling under Influence of Computer

Ghulam Qasim
M.Phil Scholar, Department of Urdu, MY University, Islamabad
ghulamqasim1973@gmail.com
Dr. Baqir Waseem
Assistant Prof. Department of Urdu, MY University, Islamabad
Dr.baqirwaseem@myu.edu.pk

KEYWORDS
Language
Font
Promotion
English
Arabic
Persian
Expression
Contemporary

DATES

Received	**15-11-2025**
Accepted	**12-12-2025**
Published	**31-12-2025**

QR CODE

ABSTRACT

The issue of Urdu spelling has been remained under discussion since ancient times; however, computer technology has given this issue a new dimension. Social media, online dictionaries and digital content publishing have simplified the traditional way of spelling but have also created incoherence. Under the influence of computer, new trends emerged in the spelling of some words and changes were seen in some traditional forms, while some new styles became popular. The purpose of this study is to examine the changes in Urdu spelling that have occurred due to the impact of computer. The study also examines that what new forms have become common in computer-written Urdu, what principles have been affected and how these changes may affect the future of the Urdu language? Thus, this research illustrates the contemporary guide for current situation of the Urdu language and also provides a scholarly guide for the accuracy and standardization of spelling .In short, this research does not only highlight the current problems of Urdu spelling but also provides guidance regarding the formation of an authentic, clear and acceptable spelling in the computer age. Thus, this study can prove to be a milestone in harmonizing the Urdu language with technical and global requirements. Furthermore, this study will provide new research perspectives for students, researchers and scholars.

https://journals.mehkaa.com/index.php/negotiations/article/view/183

تلخیص:

اردو املا کا مسئلہ قدیم زمانے سے زیرِ بحث رہا ہے، تاہم کمپیوٹر ٹیکنالوجی نے اس مسئلے کو ایک نئی جہت عطا کی ہے۔ سوشل میڈیا، آن لائن لغات اور ڈیجیٹل مواد کی اشاعت نے روایتی املا کے طریقوں کو آسان تو بنایا ہے، لیکن اس کے ساتھ ساتھ غیر ہم آہنگی کو بھی جنم دیا ہے۔ کمپیوٹر کے اثر کے تحت بعض الفاظ کے املا میں نئے رجحانات سامنے آئے ہیں، بعض روایتی صورتوں میں تبدیلی دیکھی گئی ہے، جبکہ کچھ نئے انداز بھی مقبول ہوئے ہیں۔ اس تحقیق کا مقصد ان تبدیلیوں کا جائزہ لینا ہے جو کمپیوٹر کے اثرات کے نتیجے میں اردو املا میں واقع ہوئی ہیں۔ یہ مطالعہ اس بات کا بھی تجزیہ کرتا ہے کہ کمپیوٹر پر لکھی جانے والی اردو میں کون سی نئی صورتیں عام ہو گئی ہیں، کن اصولوں پر اثر پڑا ہے اور یہ تبدیلیاں مستقبل میں اردو زبان پر کیا اثرات مرتب کر سکتی ہیں۔ اس طرح یہ تحقیق موجودہ دور میں اردو زبان کی صورتِ حال کو سمجھنے کے لیے ایک معاصر رہنما کے طور پر کام کرتی ہے اور املا کی درستی اور معیاری بنانے کے لیے علمی رہنمائی بھی فراہم کرتی ہے۔ مختصراً، یہ تحقیق نہ صرف اردو املا کے موجودہ مسائل کو اجاگر کرتی ہے بلکہ کمپیوٹر کے دور میں ایک مستند، واضح اور قابلِ قبول املا کی تشکیل کے حوالے سے بھی رہنمائی فراہم کرتی ہے۔ اس طرح یہ مطالعہ اردو زبان کو تکنیکی اور عالمی تقاضوں کے ساتھ ہم آہنگ کرنے میں ایک سنگِ میل ثابت ہو سکتا ہے۔ مزید برآں، یہ تحقیق طلبہ، محققین اور اہلِ علم کے لیے نئے تحقیقی زاویے فراہم کرے گی۔

اردو زبان کا تعلق ان زبانوں سے ہے جن کا املا اور رسم الخط کی تشکیل میں صدیوں کا ارتقائی عمل شامل ہے۔ ابتدا میں اردو کی تحریر محض قلم و دوات کے ذریعے ہوتی تھی۔ بعد ازاں طباعت کی ایجاد نے اس کے املا و کتابت کے نظام کو ایک نیا رخ دیا۔ تاہم بیسویں صدی کے اواخر اور اکیسویں صدی کے آغاز میں کمپیوٹر اور ڈیجیٹل ٹیکنالوجی کی آمد نے اردو کتابت کو بالکل نئے دور میں داخل کر دیا۔ اس مرحلے میں اردو عبارت ہاتھ سے لکھی ہوئی کوئی چیز نہ رہی بلکہ جدید ٹیکنالوجی کی بدولت املا اور رسم الخط کی نئی صورتیں سامنے آئیں۔ قلم سے باقاعدہ طور پر لکھنے کا آغاز کس زمانے سے ہوا؟ یہ کہنا مزید تحقیق طلب ہے لیکن قرآن مجید کی ان آیات کریمہ سے حصول علم کے لیے قلم کی اہمیت کے ساتھ اس بات کا بھی ادراک ہوتا ہے کہ لکھنے کی تاریخ اتنی ہی قدیم ہے جتنا انسان تاریخ۔ ارشاد ربانی ہے:

> "ن۔ قسم ہے قلم کی اور جو کچھ وہ (فرشتے یا اہل قلم) لکھتے ہیں۔ آپ ﷺ اپنے رب کے فضل سے مجنوں نہیں ہیں"(1)

اور

"پڑھیے اور آپ کا رب بڑا کریم ہے۔ جس نے قلم کے ذریعے سے علم سکھایا۔ (اسی نے) انسان کو وہ سکھایا جس کا اسے علم نہ تھا۔"(2)

کمپیوٹر کے ذریعے اردو کتابت کی باقاعدہ ابتدا بیسویں صدی کی آخری دو دہائیوں میں ہوئی۔ شروعات میں اردو املا کے لیے کی بورڈ کی موزوں وضع قطع تیار کی گئی۔ اس کے ساتھ ساتھ رسم الخط ترتیب دیے گئے تاکہ انگریزی کی طرح اردو کی بھی ڈیجیٹل کتابت وجود میں آسکے۔ اس سلسلے میں اردو رسم ہائے خطوط کو کمپیوٹر کے کتابتی نظام میں ڈھالنا ایک مشکل امر تھا کیونکہ انگریزی کی تحریر بائیں سے دائیں جانب چلتی ہے اور اس کے حروف تہجی (Alphabets) الگ الگ ہوتے ہیں۔ اس کے برعکس اردو دائیں سے بائیں لکھی جاتی ہے اور اس کے بیشتر حروف ایک دوسرے سے جڑے ہونے کے باعث اپنی اشکال تبدیل کرتے رہتے ہیں۔ کتابت کی اس تفریق کو مدنظر رکھ کر سافٹ ویئر انجینئروں نے ایسے سافٹ ویئر اور رسم الخط (Fonts) ایجاد کیے جن کی بدولت کمپیوٹر کی مدد سے اردو کتابت کا آغاز ہوا۔

آغاز میں کتابت بذریعہ کمپیوٹر میں ان پیج اردو نے بہت اہم کردار ادا کیا۔ اس سافٹ ویئر کو عربی، فارسی اور اردو کتابت کے سلسلے میں بنیادی قدر حاصل رہی ہے۔ ان پیج اردو نے جہاں اردو کے رسائل، اخبارات اور کتب کی کتابت کو آسان بنایا وہیں اردو املا میں تبدیلیوں کا آغاز بھی ہوا۔ اس کے بعد یونی کوڈ کے ذریعے اردو گوگل اور سوشل میڈیا پر چھا گئی۔

اس طرح کمپیوٹر کی کتابت نے اردو املا اور رسم الخط پر بہت گہرے اثرات چھوڑے۔ کمپیوٹر کی بدولت اردو زبان بھی بین الاقوامی زبانوں کی لائن میں کھڑی ہو گئی لیکن کمپیوٹر نے املا میں سہولیات کے ساتھ ساتھ مسائل بھی پیدا کیے۔ ان تبدیلیوں کے باعث علمائے اردو زبان و ادب کے لیے تحقیق کی نئی راہیں کھلیں۔ اس طرح کمپیوٹر کے زیر اثر اردو املا کی تبدیلیوں کو سمجھنا ضروری ہو گیا۔ کمپیوٹر کی کتابت کا پس منظر درحقیقت اس دور کا مطالعہ ہے جس میں گیلی مٹی کی تختیوں پر تصاویر اور علامات بنانے سے لے کر سرکنڈے اور نرسل کے قلم سے لکھنے تک کے سفر کے بعد کمپیوٹر کے کی بورڈ اور موبائل کے کی پیڈ سے کتابت تک کا عرصہ شامل ہے۔

کمپیوٹر کی آمد اور اردو املا کی ابتدائی صورتحال:

اردو زبان کی تاریخ میں کمپیوٹر کی آمد ایک انقلابی موڑ کی حیثیت رکھتی ہے۔ بیسویں صدی کے آخری دو دہائیوں میں جب کمپیوٹر عام ہوا تو ابتدا میں اردو زبان کو جدید ٹیکنالوجی کے سانچے میں ڈھالنے میں کافی مشکلات پیش آئیں۔ اردو رسم الخط کی ساخت عربی و فارسی سے ماخوذ ہے۔ اس کے برعکس کمپیوٹر کی بورڈ بائیں سے دائیں لکھنے کے رسم الخط کے لیے تیار کیا گیا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ اردو کو کمپیوٹرائزڈ کرنے کے ابتدائی مرحلے میں تکنیکی، لسانی اور املائی مسائل بہت زیادہ تھے جو آہستہ آہستہ کم ہوتے جا رہے ہیں۔

اردو کو کمپیوٹر کے ذریعے لکھنے کا آغاز 1980ء کی دہائی میں اس وقت ہوا جب مختلف اداروں اور محققین نے اردو فانٹ اور کی بورڈ کی تیاری پر کام شروع کیا۔ اس زمانے میں اردو کے لیے معیاری فانٹ دستیاب نہیں تھے اس لیے مختلف سافٹ ویئرز میں اردو

لکھنے کے لیے bitmap فانٹ کا استعمال کیا جاتا تھا۔ ان فانٹ کے ذریعے اردو لکھی تو جاتی تھی لیکن وہ کمپیوٹر کے قابل تلاش متن میں شمار نہیں ہوتی تھی۔

کمپیوٹر کی آمد کے ابتدائی زمانے میں اردو املا کے لیے کوئی مرکزی ادارہ یا معیاری ضابطہ موجود نہیں تھا۔ اردو لغات، نصابی کتب اور اخبارات میں رائج املا ایک دوسرے سے مختلف تھی۔ کمپیوٹر نے اس فرق کو مزید نمایاں کر دیا کیونکہ مختلف سافٹ ویئر اور ٹائپنگ نظاموں نے اپنے اپنے املائی معیار اپنائے۔ مثلاً "ذیادہ" اور "زیادہ"، "کی وجہ" اور "کیوجہ" اور "گزارش" اور "گذارش" جیسی املا کی صورتیں سامنے آئیں۔ اردو کمپوزروں نے املا کے اصولوں کے بجائے سہولت اور رفتار کو ترجیح دی، مثلاً "ذ" اور "ز" کا فرق مٹ گیا، "ی" اور "ے" کے استعمال میں غیر یقینی پیدا ہوئی اور اعراب کو تو ترک ہی کر دیا گیا۔ اس ضمن میں ڈاکٹر عطش درانی اپنی کتاب بعنوان "اردو اطلاعیات" (جلد اول) میں لکھتے ہیں:

> "مقتدرہ میں اردو کمپیوٹر کی ایسکی ضابطہ تختی (ASCII Code Plate) اور کلیدی تختے (Keyboards) کی معیار بندی اور اندرونی پیشکش / اظہار (Internal Representation) کے سلسلے میں یہ بات کھل کر سامنے آئی ہے کہ:
>
> 1۔ ابھی تک اردو کے حروف تہجی کی تعداد متعین نہیں۔
>
> 2۔ یہ تعداد روز افزوں ہے اور نئے صوتیے شامل ہو رہے ہیں۔
>
> 3۔ ان حروف کے لیے نئی املا درکار ہے۔
>
> 4۔ کمپیوٹر میں ان امور کی گنجایش رکھنا مقصود ہے۔
>
> یہ نتائج اردو کے کسی نقص، تناقص یا کمی کو ظاہر نہیں کرتے بلکہ جدید لسانیات کے اصولوں کے عین مطابق ایک زندہ، متحرک اور فعال ترقی پذیر زبان ہونے کی شہادت فراہم کرتے ہیں۔ جبکہ انگریزی جیسی جدید، ترقی یافتہ زبان کا یہ پہلو بے حد کمزور ہے۔"(3)

یوں ڈیجیٹل کتابت کے آغاز میں اردو املا ایک غیر متعین اور تغیر پذیر مرحلے سے گزری۔ تاہم یہ صورتحال اردو کے لیے نقصان دہ ہونے کے ساتھ ساتھ ایک نئے باب کا آغاز بھی بنی۔ کمپیوٹر کے ذریعے اردو کتابت کے فروغ نے رفتہ رفتہ محققین، ماہر لسانیات اور سافٹ ویئر انجینئروں کو اس بات پر مائل کیا کہ وہ اردو رسم الخط کو یونی کوڈ کے مطابق ڈھالیں۔ اس عمل نے آنے والے وقت میں اردو املا کی معیاری صورت کی تشکیل میں اہم کردار ادا کیا۔

کمپیوٹر کی ابتدائی کتابت میں حائل مشکلات:

جب اردو زبان کی کمپیوٹرائزیشن کا آغاز ہوا تو سب سے بڑی رکاوٹ اس کی کتابت یعنی کمپیوٹر پر درست اور معیاری انداز میں اسے لکھنے کا عمل تھا۔ اردو کتابت کی ابتدائی مشکلات نہ صرف تکنیکی سطح کی تھیں بلکہ اس میں لسانی اور املائی مسائل در پیش تھے۔

اردو رسم الخط کی سب سے بڑی خصوصیت اس کا جزوی اتصال ہے، یعنی اس کے ہجے اپنی جگہ کے لحاظ سے دوسرے ہجوں سے جڑنے کے لیے مختلف اشکال اختیار کرتے ہیں۔ کمپیوٹر کے ابتدائی نظاموں میں یہ صلاحیت موجود نہیں تھی کہ وہ کسی حرف کو اس کی درست شکل کے مطابق تبدیل کر سکیں۔ اس وجہ سے حروف درست طور پر جڑ نہیں پاتے تھے اور اردو تحریر بگڑی ہوئی یا غیر واضح صورت میں ظاہر ہوتی تھی۔ 1980ء کی دہائی میں کمپیوٹر کی اردو کتابت کے لیے یہ ایک بڑی رکاوٹ تھی۔

کمپیوٹر کی ابتدائی کتابت میں فانٹ کا مسئلہ بہت سنگین تھا کیونکہ اردو کے لیے کوئی معیاری ڈیجیٹل فانٹ تیار نہیں کیے گئے تھے۔ مختلف فانٹ کے متن میں نہ تو الفاظ کی تلاش ممکن تھی اور نہ اس میں کسی قسم کی ترمیم ہو سکتی تھی۔ متن تصویر کی صورت میں محفوظ ہوتا تھا جو علمی و تحقیقی کام کے لیے مفید نہ تھا۔

کمپیوٹر کی ابتدائی کتابت میں اردو کے اعراب، ہمزہ، نون غنہ، ی اور ے جیسے حروف کے استعمال میں خاصی دشواریاں پیش آئیں۔ اکثر سافٹ ویئر اعراب کو درست انداز میں نہیں دکھاتے تھے یا وہ اپنی جگہ سے ہٹ جاتے تھے۔ اس کی وجہ سے کمپیوٹر پر اردو لکھنے والوں نے اعراب کے استعمال کو ہی ترک کر دیا۔ اس لیے اردو کے صوتی پہلو کمزور پڑ گئے اور املا میں تغیرات پیدا ہوئے۔

کمپیوٹر کی ابتدائی کتابت میں درپیش یہ تمام مسائل اردو زبان کے لیے بظاہر رکاوٹ ضرور تھے لیکن انہی مسائل نے آگے چل کر تحقیق، تکنیکی ترقی اور معیاری املا کی تشکیل کی بنیاد رکھی۔ یونی کوڈ، صوتی کی بورڈ اور جدید فانٹ جیسے نفیس ویب نسخ، نوری نستعلیق اور جمیل نوری نستعلیق کے آنے کے بعد اردو کتابت نہ صرف ممکن بلکہ بین الاقوامی سطح پر مستند بھی ہو گئی۔

کمپیوٹر کی کتابت سے املا پر منفی اثرات:

اردو کی بورڈ کے مختلف معیارات نے املا میں تضادات پیدا کیے ہیں۔ کسی ایک نظام میں بعض ہجوں کی اشکال اور ہوتی ہیں تو کسی دوسرے میں اور۔ اس فرق کے باعث کئی الفاظ کے لکھنے کے طریقے بدل گئے ہیں۔ علاوہ ازیں کمپیوٹر کی کتابت میں صحت املا کے بجائے رفتار پر توجہ دی جاتی ہے جس کی وجہ سے "ذ" اور "ز"، "س" اور "ص"، "ا" اور "ع" وغیرہ کے امتیازات اکثر نظر انداز کر دیے جاتے ہیں۔

کمپیوٹر کی کتابت نے خطاطی کے اس جمالیاتی عنصر کو تقریباً ختم کر دیا ہے جو اردو کی پہچان تھا۔ ماضی میں خوبصورت خط اور املا کی درستی کا تعلق خوش نویسی سے تھا لیکن کمپیوٹر نے اسے مشینی بنا دیا ہے۔ اب تحریر میں حسنِ املا کے بجائے رفتار اور ظاہری ترتیب کو ترجیح دی جاتی ہے، جو اردو رسم الخط کی فطری دلکشی اور نفاست کے منافی ہے۔

بعض اردو سافٹ ویئر درست ترسیمے نہیں بناتے جس کی وجہ سے حروف کے غلط ملاپ سے املا غلط ہو جاتی ہے۔ کچھ الفاظ ٹوٹے ہوئے حروف کے ساتھ ظاہر ہوتے ہیں۔ اس سے نہ صرف املا کی معیاری صورت میں بگاڑ پیدا ہوتا ہے بلکہ یہ خرابی مطالعے میں بھی رکاوٹ کا باعث بنتی ہے۔ اس ضمن میں ڈاکٹر عارف حسین کا کہنا ہے:

"یونی کوڈ کی بنیاد پر تیار کیے گئے فانٹ چھپائی کے لیے بھی موزوں نہیں ہیں۔اس کی وجہ یہ ہے کہ ایک ہی لفظ کے اندر بہت سے ترسیموں کے درمیان فاصلے کو مناسب انداز سے سمویا یاڈیل نہیں کیا گیا، لیکن جب ہم یہی چیز ان پیج میں، جو ایسکی بنیاد پر ترتیب دیا گیا ہے، نوری نستعلیق فانٹ کو دیکھیں تو اس میں کسی بھی قسم کی خامی موجود نہیں ہے، جس کی وجہ سے اخبار اور کتابوں کی طباعت اور سائز وغیرہ کے لیے نوری نستعلیق کا استعمال عام ہے۔"(4)

بے شک کمپیوٹر نے اردو کے فروغ میں اہم کردار ادا کیا ہے لیکن اس کے ساتھ املا کی کئی مشکلات بھی پیدا ہوئی ہیں۔ ان پر توجہ نہ دی گئی تو مستقبل میں اردو املا کی یکسانیت، صحت اور تاریخی روایت خطرے میں پڑ سکتی ہے۔ لہٰذا ضروری ہے کہ معیاری کی بورڈ اور درست رسم الخط والے فانٹ کے استعمال کو فروغ دیا جائے تا کہ اردو املا پر کمپیوٹر کے منفی اثرات کم کیے جا سکیں۔

کمپیوٹر کی کتابت سے املا پر مثبت اثرات:

اردو زبان کا رسم الخط صدیوں پر محیط پس منظر کا حامل ہے۔ یہ ابتدا میں دستی کتابت و خطاطی تک محدود تھا مگر بیسویں صدی کے اواخر اور اکیسویں صدی کے آغاز میں کمپیوٹر ٹیکنالوجی کے فروغ نے اردو رسم الخط اور املا کے طریقوں میں نمایاں تبدیلیاں پیدا کیں۔ جہاں کمپیوٹر کی کتابت نے کچھ مشکلات اور اختلافات کو جنم دیا، وہیں اس نے اردو املا کو معیار، یکسانیت اور وسعت دینے میں بھی اہم کردار ادا کیا۔

کمپیوٹر کی کتابت نے اردو املا کی مختلف صورتوں میں واضح حد تک یکسانیت پیدا کی۔ اردو لکھنے کے لیے مختلف فانٹ اور کی بورڈ لے آؤٹ کی موجودگی نے کمپوزروں کو متعین اور درست ہجوں کے استعمال کی طرف مائل کیا۔ کمپوزنگ کے دوران اردو لغات اور قواعدی سافٹ ویئر نے زبان کے درست استعمال کو آسان بنایا۔ محققین کی تیار کردہ آن لائن اردو لغات نے املا کی تصحیح میں غیر معمولی سہولت فراہم کی۔ اس طرح کمپیوٹر نے زبان کے صارفین کو علمی، صحافتی اور تدریسی سطح پر درست املا اپنانے کی تربیت دی۔

کمپیوٹر اور انٹرنیٹ کی بدولت اردو املا کا دائرہ مقامی کتب خانوں سے نکل کر بین الاقوامی سطح تک پھیل گیا۔ یونی کوڈ کے نفاذ نے اردو املا کو عالمی معیار کے مطابق ایک منظم ڈیجیٹل شناخت دی۔ اس سے نہ صرف املا کی مختلف اشکال میں یکسانیت آئی بلکہ بین الاقوامی سطح پر اردو کی پہچان بھی مضبوط ہوئی۔ آج اردو کا ہر حرف کمپیوٹر اور ڈیجیٹل آلات پر ایک ہی طرح ظاہر ہوتا ہے، جو املا کے استحکام کی علامت ہے۔

کمپیوٹر کی کتابت نے طباعت و اشاعت کے میدان میں انقلاب برپا کیا۔ پہلے جہاں ہاتھ سے لکھی ہوئی تحریروں میں اغلاط عام تھیں، اب ڈیجیٹل کتابت نے کتابوں، جرائد اور تعلیمی نصاب میں معیاری املا رائج کرنے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ اردو کمپوزنگ

کی اہمیت کے بارے میں اقبال خورشید، احمد مرزا جمیل سے لیے گئے ایک انٹرویو میں ان کی ایجاد "خط نوری نستعلیق" کی اہمیت کے بارے میں لکھتے ہیں:

> "اپنی ایجاد سے متعلق گفتگو کرتے ہوئے جمیل صاحب کہتے ہیں؛ اچھا کاتب بننے کے لیے پانچ چھے برس خرچ ہوتے تھے، جبکہ کمپیوٹر پر اسے سیکھنے میں ایک سے دو ہفتے لگتے ہیں۔ یعنی کام آسان ہو گیا ہے۔ ایک کاتب میرے پاس آئے اور کہا؛ میرا بچہ کام نہیں سیکھتا۔ میں نے کہا اب آج کے دور میں کون نوجوان گھنٹوں اکڑوں بیٹھ کر کام کرے گا۔ اسے کمپوزنگ سکھاؤ۔"(5)

کمپیوٹر نے اردو املا کو نہ صرف تکنیکی لحاظ سے جدید خطوط پر استوار کیا بلکہ اسے عالمی سطح پر قابل قبول اور معیاری بھی بنایا۔ کمپیوٹر کی کتابت کے مثبت اثرات کے نتیجے میں اردو املا میں درستی، یکسانیت، سہولت اور ترویج کے لیے نئے امکانات پیدا ہوئے۔ اس لیے کہا جاسکتا ہے کہ کمپیوٹر محض ایک مشین نہیں بلکہ اردو رسم الخط کے ارتقا کا اک فعال ذریعہ بن چکا ہے۔

خط نوری نستعلیق اور جمیل نوری نستعلیق:

اردو رسم الخط کو کمپیوٹر پر منتقل کرنے کا سفر مرحلہ وار طے ہوا ہے۔ اس سفر میں دو اہم سنگ میل "نوری نستعلیق" اور "جمیل نوری نستعلیق" ہیں۔ دونوں نے اردو کتابت کی ڈیجیٹل دنیا میں انقلاب پیدا کیا، مگر ان کی ساخت، تکنیک، افادیت اور املا پر اثرات میں فرق پایا جاتا ہے۔ نوری نستعلیق اور جمیل نوری نستعلیق دو الگ الگ فانٹ ہیں۔ نام کی یکسانی کی وجہ سے ان دونوں فانٹ کو ایک ہی سمجھنا غلط فہمی ہے۔ نوری نستعلیق احمد مرزا جمیل کا تیار کردہ فانٹ ہے، جو ان پیج میں استعمال ہوتا ہے۔ یہ فانٹ یونی کوڈ نہ ہونے کی وجہ سے صرف ان پیج میں ہی استعمال کیا جاسکتا ہے۔ نوری نستعلیق کے بانی احمد مرزا جمیل نے اس فانٹ کا نام اپنے والد نور احمد کے نام پر "نوری نستعلیق" رکھا اور اردو ویب والوں نے اپنے یونی کوڈ فانٹ کا نام احمد مرزا جمیل کے نام پر "جمیل نوری نستعلیق" رکھا۔

جمیل نوری نستعلیق فانٹ ویب اور سافٹ ویئر دونوں پر استعمال کے قابل ہے۔ نوری نستعلیق دراصل تصویری خدوخال پر مبنی خط ہے جو ان پیج میں اسٹائل کی صورت میں محفوظ رہتا ہے۔ اس کے برعکس جمیل نوری نستعلیق ایک کوڈ شدہ فانٹ ہے جو ہر پلیٹ فارم پر اردو کو ایک ہی انداز میں ظاہر کرتا ہے۔ نوری نستعلیق میں چند حروف کے جوڑ بعض اوقات گرافی بنیادوں پر ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہوتے تھے جبکہ نوری نستعلیق نے ان خامیوں کو ڈیجیٹل ٹائپوگرافی کے ذریعے بہت حد تک درست کر دیا۔ نوری نستعلیق کے استعمال کے لیے مخصوص سافٹ ویئر اور تربیت درکار تھی جبکہ جمیل نوری نستعلیق ہر عام ٹائپ کرنے والے کے لیے دستیاب ہو گیا ہے۔ اس کی بدولت اردو کتابت کا دائرہ کار وسعت اختیار کر گیا ہے۔ نوری نستعلیق سے جمیل نوری نستعلیق تک ارتقا کے مختصر سفر کی اہمیت کا اندازہ ڈاکٹر طارق عزیز کے اس بیان مشمولہ ان کے مضمون "نوری نستعلیق" سے ہوتا ہے:

"نوری نستعلیق کی تیاری کا کام 1980ء میں شروع ہو گیا تھا۔ اگست 1980ء میں اس کا ایک ابتدائی نمونہ تیار کیا گیا۔ اگر آج کل مستعمل نوری نستعلیق کو سامنے رکھا جائے تو اس میں اور ابتدائی نمونے میں بعض جگہ نمایاں فرق نظر آتا ہے۔ اس میں نستعلیق کا روایتی حسن مفقود تھا۔ حروف کی نشست اور کرسی کا صحیح تعین دکھائی نہیں دیتا۔ لفظ بھی دبے دبے سے ہیں۔ علاوہ ازیں حروف کے درمیان فاصلہ بھی درست نہیں۔ ان کمزوریاں کے پیش نظر اسے مزید بہتر بنانے کے لیے تحقیق کا دروازہ پھر وا ہوا۔"(6)

خط نوری نستعلیق اور جمیل نوری نستعلیق دراصل اردو ڈیجیٹل کتابت کے دو مختلف ادوار کی نمائندگی کرتے ہیں۔ نوری نستعلیق نے پہلی بار اردو کو کمپیوٹر سے روشناس کرایا، مگر جمیل نوری نستعلیق نے اسے عالمی ڈیجیٹل زبانوں کے برابر مقام عطا کیا۔ اس کی بدولت اردو ڈیجیٹل، عالمی اور تحقیقی سطح پر مسلم ہو گئی اور املامیں یکسانیت، روانی اور معیاری کتابت کے نئے رجحانات پیدا ہوئے۔ المختصر نوری نستعلیق اردو کے ڈیجیٹل سفر کا نقطۂ آغاز ہے، جبکہ جمیل نوری نستعلیق اس سفر کی تکمیل اور معیار کی علامت ہے۔

وائس ٹو نوٹ (Voice to Note) کے استعمال سے ہم آواز الفاظ کے املا کی اغلاط:

ڈیجیٹل دور میں جہاں تحریر و اظہار کے ذرائع نے نئی جہتیں اختیار کی ہیں، وہیں سوشل میڈیا نے زبان کے استعمال پر گہرے اثرات مرتب کیے ہیں۔ جدید سمارٹ فون اور کمپیوٹر سافٹ ویئر میں موجود voice to note یا speech to text کے فیچر نے تحریر کے روایتی طریقوں کو آسان ضرور بنایا مگر اس سہولت کے باعث اردو املا کو نئے مسائل کا سامنا بھی کرنا پڑ رہا ہے۔ خصوصاً ہم آواز الفاظ (وہ الفاظ جو تلفظ میں یکساں مگر ہجوں اور معنی کے اعتبار سے مختلف ہوں) کی درست املا کی پہچان میں یہ نظام بسا اوقات ناکام رہتا ہے۔

وائس ٹو نوٹ ٹیکنالوجی آواز کی شناخت پر مبنی ہے، جو صوتی اظہار کو تحریری شکل میں منتقل کرتی ہے۔ اردو زبان کی صوتی اور صرفی ساخت خاصی پیچیدہ ہے اور اس میں کئی الفاظ ایسے ہیں، جن کا تلفظ ملتا جلتا مگر معنی مختلف ہوتے ہیں، اس لیے یہ نظام اکثر غلط ہجے تحریر کر دیتا ہے۔ مثال کے طور پر عصر، اثر، قصر اور کسر جیسے ہم آواز الفاظ کے املا کو ایک دوسرے کے ساتھ بدل دینا ایک مضحکہ خیز عمل ہے۔ یہ صورتحال نہ صرف املا کی درستی کو متاثر کر رہی ہے بلکہ زبان کے صوتی نظام میں بھی بگاڑ پیدا کر رہی ہے۔ اس کی وجہ سے تحریر کا مفہوم بگڑ جاتا ہے اور کئی ابہام پیدا ہو جاتے ہیں۔

صارفین اپنی سہولت کے پیش نظر سوشل میڈیا پر زیادہ تر وائس ٹو نوٹ فیچر استعمال کرتے ہیں۔ یہ پلیٹ فارم غیر رسمی تحریر اور فوری ابلاغ کے لیے استعمال ہوتے ہیں، اس لیے صارفین املا کی درستی پر توجہ نہیں دیتے۔ اس روش نے آہستہ آہستہ اردو املا کے معیار کو متاثر کیا ہے۔ اس سے غلط املا والے الفاظ بار بار استعمال ہونے لگتے ہیں اور رفتہ رفتہ یہی اشکال عوامی تحریر میں قبول عام حاصل کرنے لگتی ہیں۔ اس رجحان نے زبان کی خالص صوتی و املائی ساخت میں تبدیلی کا رجحان پیدا کیا ہے۔ اس ضمن میں ویب سائٹ ٹیک اردو کے ایک مضمون بعنوان "گفتگو کو عبارت میں تبدیل کرنے والے ٹولز کے مسائل" کے مطابق:

> "گفتگو میں اصل بولنے والے کے علاوہ اگر کسی اور کی آواز آگئی تو وہ بھی عبارت میں شامل ہو جائے گی۔ مثلاً کسی نے تقریر کے دوران سبحان اللہ کہہ دیا یا سٹیج پر نئے مہمانوں کی آمد کی وجہ سے سلام دعا ہوئی تو وہ بھی گفتگو میں آجائے گی۔ اسے آپ کو بعد میں حذف کرنا پڑے گا اور یہ آپ تب کر سکیں گے جب آپ کو یاد رہے کہ کون سی آواز کس کی تھی۔ عموماً بعد میں ساری گفتگو سن کر اس کے ساتھ تیار شدہ عبارت کا موازنہ کرنا پڑتا ہے۔ سب مسئلوں کا ایک مسئلہ کہ گفتگو کرنے والے کا اپنا لہجہ کتنا صاف ہے اور الفاظ کا تلفظ کیسا ہے۔ بعض بولنے والے آدھے آدھے جملے بولتے ہیں اور بعض کے تو الفاظ بھی ادھورے رہ جاتے ہیں۔ اب ظاہر ہے کہ کوئی بھی ٹول ہو، وہ دنیا کے ہر لہجے اور تلفظ سے آشنا نہیں ہوتا، اس لیے جو سمجھ میں آئے گا وہ لکھ دے گا۔"(7)

سوشل میڈیا پر وائس ٹو نوٹ کے بڑھتے ہوئے استعمال نے اردو زبان میں ہم آواز الفاظ کے املا میں الجھن پیدا کر دی ہے۔ اس رجحان کو نظر انداز کیا گیا تو مستقبل میں اردو املا کی روایتی بنیادیں متزلزل ہو سکتی ہیں۔ اس لیے ضروری ہے کہ اردو کی صوتی پہچان کے نظام کی درست تربیت کی جائے اور صارفین میں زبان کے درست املا کے شعور کو فروغ دیا جائے۔

تدریسی نظام اور املا:

اردو کے تدریسی نظام میں املا بنیادی حیثیت رکھتی ہے کیونکہ زبان کی تعلیم کا پہلا اور سب سے اہم مرحلہ درست املا کی تربیت ہے۔ ماضی میں اردو تدریس میں املا کی تعلیم زیادہ تر اساتذہ کی مشق، زبانی ہدایات اور تختی نویسی پر منحصر تھی۔ طلبہ کو املا کی اغلاط درست کرنے کے لیے روزانہ تحریری مشقیں کروائی جاتی تھیں اور غلط الفاظ کی اصلاح استاد کی نگرانی میں کی جاتی تھی۔ اس روایتی نظام نے ایک عرصے تک اردو املا کو مضبوط بنیاد فراہم کی۔ اس نظام کی افادیت و اہمیت کے بارے میں رشید حسن خاں کا کہنا ہے:

> "اگر ہم چاہتے ہیں کہ طالب علم صحیح املا لکھنا سیکھے تو یہ لازم ہو گا کہ ساری نصابی کتابوں میں ایک لفظ کا ایک ہی املا ہو اور یہ املا وہ ہو جس کو قطعی طور پر صحیح املا کہا جا سکے۔ یہ نہ ہو کہ ایک کتاب میں 'گانو' چھپا ہوا ہو اور دوسری کتاب میں 'گاؤں' لکھا ہوا ہو یا ایک صفحے پر لیے نظر آئے اور دوسرے صفحے پر لئے ہو اور کہیں لیئے بھی لکھا ہوا ہو۔ جس طرح کتاب میں چھپے ہوئے لفظوں کا املا صحیح ہونا چاہیے، اسی طرح یہ بھی ضروری ہے کہ اس کتاب کو پڑھانے والا یعنی نقل اور املا کی مشق کرانے والا استاد بھی اس صحت سے علمی و ذہنی سطح پر پوری طرح ہم آہنگ ہو۔ اس کے بغیر ساری افادیت ہوا ہو جائے گی۔ یعنی جب استاد کا قلم کاپی، تختی (یا تختہ سیاہ) پر اصلاح کرتا ہے یا خود لکھتا ہے، اس وقت اس کے قلم سے بھی وہی متعین صورتیں بننا چاہییں، ورنہ افادیت کے بجائے انتشار کی تبلیغ ہو گی۔"(8)

تدریسی نظام میں کمپیوٹر کے فروغ نے اردو املا کی تعلیم کو ڈیجیٹل اور معیاری سمت پر گامزن کر دیا ہے۔ اساتذہ، محققین اور نصاب ساز ادارے کمپیوٹر کے استعمال کو متوازن انداز میں اپنائیں تو املا کی درستی اور یکسانیت کو زیادہ بہتر انداز میں فروغ دیا جا سکتا ہے۔ مستقبل کا تعلیمی نظام انہی ڈیجیٹل بنیادوں پر اردو املا کو مستحکم، درست اور عصری تقاضوں سے ہم آہنگ کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

جدید دور میں املا کو درپیش مسائل:

اردو زبان ہمیشہ سے مختلف تہذیبی، لسانی اور تکنیکی اثرات کے زیر اثر ترقی کرتی آئی ہے۔ تاہم دور جدید میں بالخصوص کمپیوٹر اور ڈیجیٹل ذرائع ابلاغ کے عام ہونے کے بعد اردو املا کو ایسی نئی مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے جو ماضی میں نہ تھیں۔ املا کی یکسانیت، درستی اور معیار کے حوالے سے کئی پیچیدہ مسائل نے جنم لیا ہے لیکن اس کے برعکس جدید ٹیکنالوجی نے اردو کتابت کو سہل اور تیز تر بنا دیا ہے۔

دور جدید کا سب سے بڑا مسئلہ املا کا عدم استحکام ہے۔ مختلف ڈیجیٹل پلیٹ فارم پر اردو کے الگ الگ طریقے رائج ہیں۔ مثلاً ان پیج اردو، مائیکروسافٹ ورڈ، گوگل کی بورڈ اور سوشل میڈیا ایپ کے استعمال نے اپنی اپنی املا کو ایک دوسرے سے قدرے مختلف کر دیا ہے۔ مثلاً بعض نظام "ی" اور "ے" کو الگ شناخت دیتے ہیں، جبکہ بعض میں دونوں ایک ہی حرف کے طور پر ظاہر ہوتے ہیں۔

دوسرا مسئلہ غیر رسمی اور رومن اردو کا بڑھتا ہوا استعمال ہے۔ موبائل اور سوشل میڈیا کے فروغ نے اردو زبان کو صوتی بنیاد پر لکھنے کا رجحان دیا ہے، جس سے املا کی درستی اور روایتی اصول متاثر ہوئے ہیں۔ الفاظ جیسے ""ham ،main"" اور "wo" وغیرہ بول چال میں تو سمجھ میں آ جاتے ہیں، مگر ان کی اردو اشکال "میں"، "ہم" اور "وہ" وغیرہ غائب ہو جاتی ہیں۔ یہ رجحان نئی نسل میں املا کے معیارات کے زوال کا باعث بن رہا ہے۔ اردو تحریر میں انگریزی کے رائج الفاظ کو انگریزی کے قاعدے سے ہی لکھنے پر تنقید کرتے ہوئے۔ ڈاکٹر تحسین فراقی لکھتے ہیں:

> "آج کل ایک بدعت تیزی سے در آئی ہے یعنی انگریزی لفظوں کی جمع بھی انگریزی کی کورانہ تقلید میں اسی طرح لکھی جانے لگی ہے: "کتنے ہی میڈیا سنٹرز قائم ہو چکے ہیں"، بہت سے "ممبرز" نے مخالفت کی۔ حال آنکہ یہاں ماضی کی طرح بہ آسانی "سنٹر" اور "ممبروں" کا استعمال ہو سکتا ہے، "کتنے ہی میڈیا سنٹر قائم ہو چکے ہیں"، "بہت سے ممبروں نے مخالفت کی" وغیرہ (بلکہ "ارکان نے مخالفت کی)۔"(9)

چوتھا مسئلہ تعلیمی اداروں میں معیاری املا کی تدریس میں کمی ہے۔ جدید نصابی کتابیں، پرچے اور آن لائن تدریسی مواد اکثر مختلف املا استعمال کرتے ہیں، جس سے طلبہ کے ذہن میں کسی ایک درست صورت کا تصور قائم نہیں ہو پاتا۔ مزید برآں، اساتذہ اور طلبہ کمپیوٹر یا موبائل پر ٹائپنگ کے دوران سافٹ ویئر پر زیادہ انحصار کرنے لگے ہیں جس کی وجہ سے املا کی شعوری درستی کمزور پڑ گئی ہے۔

پانچواں مسئلہ ٹیکنالوجی کے ساتھ لسانی مطابقت کا ہے۔ کئی حروف اکثر ڈیجیٹل نظاموں میں درست اشکال میں ظاہر نہیں ہوتے یا بعض سافٹ ویئر انھیں سپورٹ نہیں کرتے۔ نتیجتاً املا کی وہ صورتیں متروک ہونے لگتی ہیں جو اصل میں درست ہوتی ہیں اور ان کی جگہ عام اور مروج مگر غیر معیاری اشکال متبادلات کے طور پر سامنے آجاتی ہیں۔

ان تمام مسائل کا مجموعی اثر یہ ہے کہ اردو املا ایک نئے ارتقائی مرحلے سے گزر رہی ہے۔ کمپیوٹر اور موبائل کے زیرِ اثر اردو میں سادگی، صوتیت اور فوری فہم کو ترجیح دی جا رہی ہے، جس کے برعکس املا کی روایت، صرفی و نحوی صحت اور باریکیوں کو نسبتاً نظر انداز کیا جا رہا ہے۔ ان مسائل کو منظم طور پر سمجھا نہ گیا تو اردو کے مختلف علاقائی لہجوں اور آن لائن پلیٹ فارموں کی وجہ سے مستقبل میں الگ الگ املا رائج ہو جانے کا خدشہ ہے۔ یہ چیز زبان کے معیار اور وحدت کے لیے نقصان دہ ثابت ہو سکتی ہے۔ اس لیے ضرورت اس امر کی ہے کہ ماہرینِ لسانیات، کمپیوٹر انجینئر اور اردو کی ترقی و ترویج کے ادارے مل کر ایک ڈیجیٹل معیارِ املا تشکیل دیں تاکہ اردو زبان جدید ٹیکنالوجی کے تقاضوں سے ہم آہنگ ہونے کے ساتھ ساتھ اپنی لسانی شناخت بھی برقرار رکھ سکے۔

سفارشات:

ذیل میں دی گئی سفارشات کمپیوٹر کے زیرِ اثر اردو املا کی تبدیلیوں کے مطالعے کے بعد ترتیب دی گئی ہیں۔ یہ سفارشات علمی و ادبی، تحقیقی و تدریسی اور اردو زبان و ادب کے فروغ کے اداروں کے لیے املا کے معیار کو مزید بہتر بنانے کے سلسلے میں معاون ثابت ہوں گی:

- ڈیجیٹل ذرائع اور کمپیوٹر کی آمد کے بعد اردو املا میں لاتعداد تبدیلیاں دیکھنے میں آئی ہیں اس لیے ضروری ہے کہ املا کے معیاری اصولوں کو از سرِ نو ترتیب دیا جائے۔ روایتی املا اور کمپیوٹر کی جدید املا کے درمیان اختلافات کو واضح کرنا ضروری ہے۔ ایک ایسی جامع املا گائیڈ تیار ہونی چاہیے، جو کمپیوٹر کتابت، موبائل پر ٹائپنگ اور آن لائن کتابت کے لیے یکساں مفید اور قابلِ قبول ہو۔ اس ضمن میں اردو کی فروغ کے اداروں، یونیورسٹیوں اور ماہرینِ زبان و ادب کو مشترکہ کاوشیں ضروری ہیں۔
- کتابت کے دوران معیاری لغات مثلاً فیروز اللغات، نوراللغات اور فرہنگ تلفظ سے مدد لی جانی ضروری ہے۔ کمپوزر کی کتابت سافٹ ویئر کی تربیت کے ساتھ ساتھ املا کے اصولوں سے بھی شناسائی ضروری ہے، تاکہ کمپوز شدہ متن میں کم سے کم اغلاط ہوں۔ متن کی مکمل کتابت کے بعد اچھے پروف ریڈر سے تحریر پر نظرِ ثانی کرانا انتہائی اہم مرحلہ ہے۔
- نصابی کتب کو چھاپنے والے مختلف پبلشرز اعراب اور رموزِ اوقاف کا محدود استعمال کرتے ہیں جس سے طلبہ کے لیے درست املا اور تلفظ کا سیکھنا مشکل ہو جاتا ہے۔ ابتدائی جماعتوں کی کتب میں متن پر اعراب کا مکمل اہتمام ہونا چاہیے جبکہ اعلیٰ جماعتوں میں اعراب کو مرحلہ وار کم کرنا چاہیے تاکہ طلبہ کو الفاظ کے سمجھنے میں مہارت حاصل ہو۔

- اب تک اردو کے لیے الگ سے کوئی معیاری کی بورڈ طے نہیں ہو سکا اور اردو لکھنے کے لیے کئی رسم الخط موجود ہیں۔ کسی ایک معیاری رسم الخط کو اردو کے لیے مخصوص نہیں کیا گیا۔ ہر رسم الخط میں حروف کی جڑت، ہجوں کی ساخت اور ترسیموں کی اشکال مختلف ہیں۔ اردو کتابت کے لیے یکساں رسم الخط مخصوص نہ کیا گیا تو مختلف سافٹ ویئر میں اردو کی تحریری اشکال مختلف رہنے کا امکان ہے۔
- اخبارات ورسائل میں ادبی صفحات کی تحریر میں املا کی اغلاط زبان کی صحت کے لیے زیادہ خطرناک ثابت ہوتی ہیں۔ کمپوزر اور پروف ریڈر کی ناقص تربیت کی وجہ سے اعراب اور رموزِ اوقاف کی تبدیلیاں جنم لیتی ہیں جس کی وجہ سے اردو املا اور صحافت کا معیار متأثر ہوتا ہے۔ اس کی روک تھام کے لیے ضروری ہے کہ کمپوزروں اور پروف ریڈروں کے لیے مشکل الفاظ پر اعراب کے استعمال اور رموزِ اوقاف کے بر محل استعمال کی تربیت کا اہتمام ہونا چاہیے۔

حوالہ جات

1. قرآن مجید۔ پارہ نمبر 29۔ سورۃ القلم۔ آیت نمبر 1-2۔
2. قرآن مجید۔ پارہ نمبر 30۔ سورۃ العلق۔ آیت نمبر 3-5۔
3. عطش درانی، ڈاکٹر، اردو اطلاعیات، جلد اول (اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان، 2008ء)، 22۔
4. عارف حسین، اطلاعیات اور اردو زبان: اردو کمپوزکاری کے فنی مباحث، مسائل اور امکانات کا تجزیہ (اسلام آباد: تحقیقی مقالہ پی۔ ایچ۔ ڈی اردو، نمل یونیورسٹی، نومبر 2021ء)، 45۔
5. ایکسپریس نیوز ویب سائٹ لنک: https://www.express.pk/story/197175/zndgy-age-brne-ka-nam-awr-jmwd-mwt-he-nwry-nstalyq-ky -ayjad-se-kht-nstalyq-ky-damy -/hfazt-hwgy-197175
6. طارق عزیز، ڈاکٹر۔ نوری نستعلیق، مشمولہ اردو اطلاعیات (جلد دوم) از ڈاکٹر عطش درانی (اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان، 2008ء)، 151۔
7. ٹیک اردو ویب سائٹ لنک: https://techurdu.org/257
8. رشید حسن خاں، اردو املا، مشمولہ: سہ ماہی اردو ادب (اردو املا نمبر) جلد 67-68، شمارہ 267، 68، 69۔ (نئی دہلی: انجمن ترقی اردو (ہند)، مارچ 2024ء)، 28۔
9. تحسین فراقی، ڈاکٹر، دیباچہ سفارشات اردو املا 2022ء (اسلام آباد: ادارۂ فروغ قومی زبان، 2022ء)، 11۔

References in Roman Script

1. Quran-i-Majeed, Para no 29, Surat-ul-Qalam, Ayat no 1-2.
2. Quran-i-Majeed, Para no 30, Surat-ul-Alaq, Ayat no 3-5.
3. Atash Durani, Dr, Urdu Itlayat, Jild Doyam (Islamabad: Muqtadra Qaumi Zaban, 2008), 22.
4. Arif Hussain, Itlayat aur Urdu Zaban: Urdu Kampozkari kay Fani Mabahis, (Islamabad: NUML,2021), 45.
5. Express News Website Link:https://www.express.pk/story/ /197175zndgy-age-brne-ka-nam-awr-jmwd-mwt-he-nwry-nsta lyq-ky-ayjad-se-kht-nstalyq-ky-damy-hfazt-hwgy-197175/
6. Tariq Aziz, Dr, Noori Nastaleeq, Mashmola Urdu Itlayat, Jild Doyam az Dr Atash Durani (Islamabad: Muqtadra Qaumi Zaban, 2008), 151.
7. Tech Urdu Website Link: https://techurdu.org/257
8. Rasheed Hassan Khan, Urdu Imla mashmola Seh-Mahi Urdu Adab (Urdu Imla no) Jild 67-68,Shumara 26,27,29 (Nai Dilli: Anjman-i-Taraqi Urdu-Hind March 2024), 28.
9. Tehseen Firaqi, Dr, Debach Safarishat-i-Urdu Imla 2022 (Islamabad: Muqtadra Qaumi Zaban, 2022), 11.